Regd No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ ‖ ۹ احسان ۱۳۳۵ ہش ۹ جون سنہ ۱۹۵۶ء ‖ نمبر ۱۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ حضور نے پچھلے دنوں صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:
طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ نماز پڑھانے کے لئے تکلیف اٹھا کر آجاتا ہوں مگر کھڑے ہوتے یا تشہد میں بیٹھتے میں ٹانگوں میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اور درد ہوتی رہتی ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں۔ مری میں آکر فائدہ ہوا ہے۔ کہ ربوہ میں جو ٹہلنے کے متعلق احساس مجبوری پیدا ہوتا تھا اس میں کمی ہے۔ اب کرسی پر کچھ بیٹھ جاتا ہوں۔ لیکن جس دن کوئی تشویش کی بات پیدا ہو۔ اس دن ٹہلنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۸ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح اطلاع منتظر ہے۔ کہ بخار خدا کے فضل سے ٹوٹ چکا ہے۔ مگر آج ضعف زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔ اور انتڑیوں میں سوزش بھی کچھ نہ کچھ چل رہی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— ربوہ ۸ جون۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی سلسلہ کے بعض کاموں کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

دریائے گومتی کا پانی چار انچ اتر گیا

ڈھاکہ ۸ جون۔ مشرقی پاکستان میں دریائے گومتی کا پانی ۴" کے قریب اتر گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کل کومیلا کے قریب سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا۔ وہاں لوگوں میں ضروری اشیاء تقسیم کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور جن لوگوں کے مکان گر گئے ہیں۔ یا پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے حکومت کی طرف سے کیمپ کھولے گئے ہیں۔

امریکی ایوان نمائندگان نے غیر ملکی امداد کے پروگرام میں ایک ارب ڈالر کی کمی کر دی

سینیٹ میں تخفیف کردہ رقم بحال رکھنے کی کوشش کی جائے گی

واشنگٹن ۸ جون۔ امریکی ایوان نمائندگان نے غیر ملکی امداد کے پروگرام میں ایک ارب ڈالر کی کمی کر دی ہے۔ مسٹر آئزن ہاور نے اس رقم کو بحال رکھنے کے لئے ایوان نمائندگان سے آخری وقت تک اپیل کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر پروگرام میں ایک ارب ڈالر کی کمی کی گئی۔ تو اس کا عالمی امن اور سلامتی کے انتظامات پر بڑا اثر پڑے گا۔ صدر آئزن ہاور کی اپیل کے باوجود ایوان نمائندگان کی اکثریت نے ایک ارب ڈالر کی تخفیف کے حق میں رائے دی۔ نمائندگان نے اپنی تقریروں میں غیر ملکی امداد کو جاری رکھنے کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو تسلیم کیا لیکن انہوں نے کہا حسب ضرورت اس پروگرام کے تحت پہلے ہی کافی رقم موجود ہے جس کی رو سے حکومت اپنے امدادی منصوبوں کو دو سال تک بآسانی چلا سکتی ہے۔ بعد میں ایک ری پبلکن نمائندے نے کہا اب سینیٹ میں تخفیف کردہ رقم بحال کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

سلہٹ کے قریب تیل کی تلاش کا کام پھر شروع کر دیا گیا

ماہرین کو توقع ہے کہ اس علاقے میں تیل ضرور نکل آئے گا

ڈھاکہ ۸ جون کل سلہٹ میں تیل کی تلاش کا کام پھر شروع کیا گیا ہے۔ صنعت و تجارت کے صوبائی وزیر جناب عزیز الحق نے دوسرے کنوئیں کی کھدائی کے کام کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کمپنی کو مبارکباد دی۔ کہ اس نے پہلے کنوئیں میں آگ بھڑک جانے کے بعد بہت جلد دوسرے کنوئیں کی کھدائی شروع کر دی۔ اس سے قبل کمپنی کے منیجر نے معزز وزیر صنعت کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا اب تک جتنے کنوئیں بھی کھودے گئے ہیں۔ میں سلہٹ کے اس دوسرے کنوئیں کو بہت اہمیت دیتا ہوں۔ اس کی کھدائی کے لئے جدید ترین مشینیں درآمد کی گئی ہیں۔ جن کی مالیت ۴۰ لاکھ روپے کے قریب ہے کمپنی مشرقی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی معدنی وسائل کا جائزہ لے رہی ہے۔ منیجر نے ماہرین کی اس رائے کو خاص طور پر پیش کیا۔ کہ اس علاقے میں جلد یا بدیر تیل ضرور نکلے گا۔

کیوبا کا وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۸ جون۔ کیوبا کا ایک وفد پٹ سن کا سامان خریدنے کے لئے کل یہاں پہنچا ہے۔ وفد کے ارکان نے کل ایوان تجارت کے نمائندوں سے بات چیت کی۔

برطانوی ہائیڈروجن بم کے تجربات

لنڈن ۸ جون۔ وزیر اعظم برطانیہ سر انتھونی ایڈن نے کل ایوان عام میں انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ آئندہ سال بحرالکاہل میں ہائیڈروجن بم کے تجربات کرے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ہنگامی اجلاس

آج مورخہ ۸ جون ۱۹۵۶ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں ربوہ کے تمام خدام کی شرکت ضروری ہے۔ خدام کو چاہیئے۔ کہ وہ آج مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ہی ادا کریں۔ تاکہ وہ وقت پر اجلاس میں شرکت کر سکیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کا نتیجہ

یونیورسٹی کی اوسط ۲۸٫۹ ہے اس کے بالمقابل کالج کی اوسط ۵۳٫۸ رہی

تعلیم الاسلام کالج سے اپریل ۱۹۵۶ء میں کل ۱۳ طلباء نے بی۔ ایس سی کا امتحان دیا تھا۔ جن میں سے مندرجہ ذیل ۷ طلباء پاس ہوئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ یونیورسٹی بھر میں ۱۱۲۳ طلباء امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے صرف ۳۲۵ طلباء پاس ہوئے ہیں۔ اس طرح یونیورسٹی کی اوسط ۲۸٫۹ ہے۔ اس کے بالمقابل کالج کے پاس ہونے والے طلباء کی شرح ۵۳٫۸ فیصد ہے۔

رول نمبر	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر
۶۸۰	جمیل الرحمٰن رفیق	II ۲۵۴
۶۸۴	سعید احمد رحمانی	II ۳۵۵
۶۸۳	منور احمد	III ۲۲۶
۶۸۹	مسعود احمد چیمہ	III ۱۸۱
۶۹۰	چوہدری بشیر احمد	۲۱۷
۶۹۲	ایم اسلم سیال	۲۷۷
۶۹۳	حمید احمد حامد	۲۱۵

(پرنسپل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ جون ۱۹۵۶ء

مذہبی آزادی

(۲)

اس سے قبل ہم مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے ایک بیان کے ضمن میں جو انہوں نے ہانگ کانگ میں دیا ہے۔ اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ کہ کمیونسٹ ملکوں میں جس قسم کی "مذہبی آزادی" پائی جاتی ہے۔ وہ ڈھونگ سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ وہاں کہنے کو مخصوص مذہبی عقائد پر قائم رہنے اور ان عقائد کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت تو دی جاتی ہے۔ لیکن اس امر کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ کہ مذہب ایک فعال اور ترقی پذیر قوت کے طور پر پنپ سکے۔ نہ ان ممالک میں مذہبی تبلیغ کی اجازت ہے۔ اور نہ ہی کسی شکل میں مذہبی تعلیم کو برداشت کیا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے مذہب کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر شخص کو مذہب کے خلاف عام پراپیگنڈے کی کھلی اجازت حاصل ہوتی ہے۔ لوگ دہریت کا پرچار تو کر سکتے ہیں لیکن مذہب کے حق میں کوئی پرچار نہیں ہو سکتا۔ عبادت کرنے اور اپنے مذہب پر قائم رہنے کی ایسی محدود اجازت کو مذہبی آزادی سے تعبیر کرنا سراسر دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ آج ہم اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ مذہبی آزادی کے متعلق اسلام نے کیا تعلیم دی ہے۔ اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ مبارک سے اس امر پر کیا روشنی پڑتی ہے۔

اسلام کسی کو اپنے مذہب پر قائم رہنے اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دینے کو محض رواداری سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کے نزدیک مذہبی آزادی کا مفہوم اس سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان نہ صرف اپنے مذہب پر قائم رہ سکے۔ بلکہ دوسروں کو اس کی تبلیغ کر کے انہیں بھی اپنا ہم خیال اور اپنا ساتھی بنا سکے۔ تاکہ ہر مسلک اور عقیدے کو ایک ترقی پذیر قوت کے طور پر پنپنے کے یکساں مواقع حاصل رہیں۔ اس کے نزدیک دینی امور میں جبر کی یکسر نفی اور مذہبی حقوق میں مکمل مساوات کا نام اصل مذہبی آزادی ہے۔ جہاں تک جبر کی نفی کا تعلق ہے۔ اسلام صاف کہتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین کے معاملے میں جبر کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح اس نے لکم دینکم ولی دین کہہ کر سب انسانوں کے لئے مذہبی حقوق میں مکمل مساوات کا اعلان کیا ہے۔ جو حقوق اس نے خود اپنے لئے مقرر کئے ہیں۔ بعینہٖ وہی حقوق وہ دوسرے مذاہب کے لئے بھی تسلیم کرتا ہے۔ اس تعلیم کے تحت وہ صرف اس امر کی ہی اجازت نہیں دیتا۔ کہ دوسرے مذاہب والے اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں اور اپنے اپنے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ بلکہ وہ انہیں اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے اپنے مسلک کی اسی طرح تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جس طرح مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اسلام کی تبلیغ کریں۔ چنانچہ قرآن مجید خود بار بار غیر مذاہب والوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ کہ اگر تم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہو۔ تو دوسروں کے سامنے اپنے دلائل پیش کرو۔

جہاں تک اس بے نظیر تعلیم پر عمل کا تعلق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر پوری طرح عمل کر کے دکھایا۔ آپ نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ نہ صرف یہ کہ رواداری کا سلوک کیا بلکہ انہیں تبلیغ کی بھی پوری پوری آزادی دی۔ اور اسی طرح جس حق کا آپ کفار مکہ سے اپنے لئے مطالبہ کرتے تھے۔ خود برسر اقتدار آنے کے بعد نہایت فراخدلی سے دوسروں کے لئے بھی اس حق کو تسلیم کیا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ اس ضمن میں آپ نے جو معاہدے کئے۔ وہ اس امر کا ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ کہ آپ نے انہیں پوری پوری مذہبی آزادی کی ضمانت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ نے اسی معاہدے میں صرف یہی نہیں فرمایا۔ کہ عیسائیوں کو اپنے گرجوں میں عبادت کرنے اور اپنی رسومات بجا لانے کی کھلی اجازت ہوگی یا یہ کہ کسی پادری اور راہب کو اس کے عہدے سے نہیں ہٹایا جائے گا۔ اور ان پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ بلکہ آپ نے یہ ضمانت بھی دی۔ کہ:

> "ان کے اختیارات اور حقوق میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اور نہ ہی کوئی ایسا امر جو پہلے سے مروج ہو اس کو بدلا جائے گا۔"

حقوق میں تبدیلی نہ کرنے اور کسی بھی مروج امر کو نہ بدلنے کی ضمانت میں صاف اس طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ پہلے ہی کی طرح اپنے مذہب کی تبلیغ بھی کر سکیں گے۔ عیسائیت ایک مشنری مذہب ہے اور اپنی تبلیغی کوششوں کے ذریعہ ہی وہ دنیا میں پھیلا ہے۔ اس کے تمام سابقہ حقوق و مروج کو برقرار رکھنے میں یقیناً تبلیغ کا حق بھی شامل ہے۔ یہ معاہدات مکمل مذہبی آزادی کے آئینہ دار ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل کے ترقی یافتہ یورپی محقق بھی جب ان معاہدات کو پڑھتے ہیں۔ تو حیران اور ششدر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ ایک مشہور امریکی مصنف مسٹر گرلسٹن ان معاہدات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب World Faith میں لکھتے ہیں:

> "کیا دنیا میں کسی فاتح قوم یا مذہب نے اپنی مفتوح قوموں کو اس سے بڑھ کر تحفظات کی ضمانت دی ہے جو ہادیٔ اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ان الفاظ میں موجود ہے؟" (ص ۱۵۷)

یہی نہیں آگے چل کر انہوں نے واضح طور پر تسلیم کیا ہے۔ کہ مذہبی آزادی کے بارے میں ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال پہلے جو مثال قائم کی تھی۔ آج کل کی انتہائی متمدن اور ترقی یافتہ دنیا بھی انہیں پورے طور پر تسلیم نہیں کر سکی ہے۔ اور اگر اس نے اس بارے میں کچھ اقدامات کئے بھی ہیں۔ تو اس کے لئے یہ کسی لحاظ سے بھی فخر کا موجب نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اسلام ان چیزوں کو آج سے تیرہ سو سال پہلے ہی پیش کر چکا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> "اٹلانٹک چارٹر میں تو مذہبی آزادی اور دہشت و ہراس سے نجات کو انسانی حقوق میں اب شامل کیا گیا ہے۔ لیکن اٹلانٹک چارٹر سے بھی تیرہ سو سال پیشتر محمدؐ نے یہودی اور عیسائی قبائل سے ان پر فتح حاصل کرنے کے بعد جو معاہدات کئے تھے۔ ان میں مذہبی آزادی اور مقامی لحاظ سے ان کی خود مختاری کو تسلیم کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے مفتوح ممالک میں غیر مسلم آبادی کے ساتھ واضح طور پر اچھا اور منصفانہ سلوک روا رکھا جاتا رہا۔" (ص ۱۵۷)

کہاں مذہبی آزادی کا یہ بے نظیر تصور اور کہاں کمیونسٹ ملکوں میں مذہب کو سسک سسک کر جان دینے پر مجبور کرنے کی پالیسی۔ مذہب کے نام پر دی جانے والی وہ آزادی جو تبلیغ کا حق غصب کرنے کے بعد دی جائے۔ ہرگز مذہبی آزادی کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔ جب تک کمیونسٹ ملکوں میں مذہب کو ایک ترقی پذیر قوت کے طور پر پنپنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس وقت تک وہاں انسانی ضمیر پر عائد کردہ قدغن دور نہیں ہوگی۔ علماء کا جو وفد آج کل حکومت چین کی دعوت پر کمیونسٹ چین کا دورہ کر رہا ہے۔ اس نے اگر فی الحقیقت وہاں ایسی مذہبی آزادی کا دور دورہ دیکھا ہے۔ کہ جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو یہ آزادی بھی حاصل ہو۔ کہ وہ اسلام کی تبلیغ کر کے اپنے دوسرے ہموطنوں کو اسلام میں داخل کر سکیں۔ تو فی الواقعہ ہمارے لئے یہ امر انتہائی خوشی کا باعث ہے۔ اور اگر وہاں تبلیغ اور تبدیلیٔ مذہب پر اسی طرح قدغن عائد ہے۔ جس طرح دوسرے کمیونسٹ علاقوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ تو محض دکھانے کے لئے لوگوں کو اپنے اپنے مذہب پر قائم رہنے کی اجازت دے دینا یا اپنے اپنے طریق پر عبادت کرنے سے نہ روکنا ڈھونگ سے زیادہ اور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ایک طرف تو مذہب کے خلاف پورے زور شور سے مہم جاری ہو۔ اور لامذہبیت کو پورے اہتمام کے ساتھ انسانی ذہنوں میں سمویا جا رہا ہو۔ اور دوسری طرف اہل مذہب کو اس حق سے محروم کر کے کہ وہ بھی اپنی مدافعت کر سکیں۔ ازراہ ترحم یہ رعایت دینا کہ وہ عبادت کرنے اور اپنے عقائد پر قائم رہنے میں آزاد ہیں۔ عقل اور انصاف کی رو سے کیسے درست قرار پا سکتا ہے۔ اے کاش کمیونسٹ ممالک کا دورہ کرنے والے حالات کا صحیح جائزہ لے کر صاف اور واضح طور پر باقی دنیا کو اس امر سے آگاہ کریں۔ کہ وہاں مذہبی آزادی کی نوعیت کیا ہے۔ اور کس حد تک وہاں اہل مذاہب کو مذہبی امور اور فرائض کی ادائیگی میں آزادی حاصل ہے۔ اور کس حد تک وہ معذور و مجبور حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ تا یہ معلوم ہو سکے۔ کہ آیا کمیونسٹ ممالک میں مذہب کے متعلق کسی خوشکن تبدیلی کے آثار نمایاں ہیں یا نہیں؟ انسانی حقوق کے متعلق ان کے نظریات میں کوئی اطمینان بخش تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ یا وہ کمیونزم کے بنیادی فلسفہ کے تحت مذہب دشمنی کی اسی پرانی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ اور محض آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر مذہبی آزادی کا پراپیگنڈا کرنے کو انہوں نے اپنا شعار بنا رکھا ہے؟ جب تک مذہبی آزادی کے صحیح تصور کے پیش نظر حالات کا صحیح تجزیہ لوگوں کے سامنے نہیں آئے گا۔ اس وقت تک کمیونسٹ ملکوں کی روش کے متعلق آزاد دنیا میں بسنے والوں کے شکوک و شبہات دور نہیں ہوں گے۔

جماعت احمدیہ اپنے کام کی وسعت اور خدمت اسلام کے لحاظ سے ایک ممتاز اسلامی جماعت ہے

جس کے ۸۰ مشن دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اور جو تمام اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر رہی ہے

جرمنی کے ایک مشہور مستشرق کے تاثرات

حال ہی میں جرمنی کے ایک مستشرق ڈاکٹر ٹلٹاک نے اسلام کے متعلق ایک کتاب شائع کی ہے۔ اس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق جو نوٹ دیا ہے۔ اس کا ترجمہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

جماعت احمدیہ کی بنیاد (حضرت) میرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے جو ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان (پنجاب) میں پیدا ہوئے نے گزشتہ صدی کے آخر میں رکھی۔ آپ کے آباؤ اجداد میں سے تیمور۔ اکبر۔ جہانگیر اور اورنگ زیب جیسے معروف مغل بادشاہ قابل ذکر ہیں۔ جماعت کا مرکز ہندوستان میں قادیان اور پاکستان میں ربوہ ہے

جماعت احمدیہ مسلمہ طور پر ایک فرقہ ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ صحیح اسلام کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور جو تمام دنیا میں پوری ہمت کے ساتھ مبلغین کے ذریعہ اسلام کی تجدید و اشاعت میں کامیاب طور پر کوشاں ہے۔ (حضرت) احمد کو یہ جماعت مسیح موعود مانتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ ان کی بہت سی پیشگوئیاں ان کی زندگی میں ہی پوری ہوئیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ تھے۔ حضرت احمد کے والد حکیم تھے۔ اور انہوں نے اپنے بیٹے کو مختلف علوم کی تعلیم دی۔ ۱۸۸۰ء میں حضرت احمد نے براہین احمدیہ جو کئی جلدوں پر مشتمل کتاب ہے کی تصنیف شروع کی۔ جس میں اسلامی تعلیمات کی پوری وضاحت کی گئی۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ فوت ہوئے

جب ۱۹۱۴ء میں جماعت کے منتخب پہلے خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب فوت ہوئے۔ تو جماعت نے حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور جماعت کے موجودہ امام مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو خلیفہ منتخب کیا۔ اس موقعہ پر جماعت میں اختلاف پیدا ہوا اور لاہوری جماعت اصل جماعت سے الگ ہو گئی۔ اس جماعت کی اب بہت کم اہمیت باقی رہ گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کی جرمن اور انگریزی زبان میں شائع شدہ کتب جو جماعت احمدیہ کے مرکز جرمن ہمبرگ سے مل سکتی ہیں کے علاوہ جماعت نے حال ہی میں جرمن زبان میں عربی متن کے ساتھ قرآن کریم کا دیدہ زیب ترجمہ شائع کیا ہے۔ جس میں ایک مفصل دیباچہ بھی شامل ہے۔

ایک چھوٹی سی جماعت جو شروع میں بالکل غیر معروف تھی۔ آج تمام دنیا میں معروف ہو چکی ہے۔ پاکستان کے علاوہ امریکہ میں جماعت خوب پھیلی ہے۔ جماعت احمدیہ کے امریکہ میں مراکز۔ شکاگو۔ پٹس برگ۔ نیویارک۔ کیمڈن۔ بالٹی مور۔ واشنگٹن۔ پٹس برگ۔ جنکس ٹاؤن۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹرائٹ۔ ڈین۔ سینٹ لوئیس۔ اور کنساس سٹی میں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت کے اہم مراکز مندرجہ ذیل شہروں میں کام کر رہے ہیں:

لنڈن۔ میڈرڈ۔ زیورک۔ ہیمبرگ۔ دی ہیگ۔ لاگوس۔ کماسی۔ سیرالیون۔ نیروبی۔ حیفا۔ دمشق۔ ماریشس۔ سیلون۔ سنگاپور۔ بینڈونگ۔ جکارتا۔ پورٹ سپین۔ بورنیو۔

جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارے میں مسٹر عبد اللطیف نے جو جرمن میں بطور مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اپنی تقریر میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا:

"ہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور حضور سے پہلے مبعوث شدہ انبیاء کو بھی خدا تعالیٰ کے نبی یقین کرتے ہیں۔ حضرت بدھ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی خدا تعالیٰ کے نبی تھے۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ تمام مذاہب اپنی ابتدا کے لحاظ سے صداقت پر مبنی تھے۔ اور آج بھی ان مذاہب میں بہت سی عمدہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ اسلام ایک کامل اور عالمگیر مذہب ہے۔ اور اس کی اسلامی تعلیمات پر ہی عمل پیرا ہو کر انسان اپنی زندگی کے مقصد کو پورے طور پر حاصل کر سکتا ہے۔ ہم ضمیر کی آزادی کو باقی تمام آزادیوں پر ترجیح دیتے ہیں اور اسے ہر فرد بشر کا پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ خدا تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ جو بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔ ان کی دیگر انبیاء کی طرح مخالفت کی گئی۔ اگرچہ ان کے دشمن ان کو صلیب پر لٹکانے میں کامیاب ہوئے۔ لیکن وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اور بے ہوشی کے عالم میں انہیں صلیب پر سے اتارا گیا۔ اور انہیں چٹانوں کے درمیان ایک وسیع کمرہ میں رکھا گیا۔ جہاں ان کے دوستوں کی کوشش کے باعث وہ اپنے زخموں سے شفایاب ہوئے۔ اور چالیس روز کے بعد انہوں نے فلسطین کو خیرباد کہا۔ تاکہ وہ اپنا پیغام بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک پہنچا سکیں۔ جو فلسطین سے ہندوستان تک کے ممالک میں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ ان قبائل کو اپنا پیغام پہنچاتے ہوئے کشمیر میں بڑی عمر پاکر فوت ہوئے۔ جہاں ان کی قبر آج تک موجود ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والے موعود کے بارے میں تمام مذاہب کی کتب میں بیان شدہ پیشگوئیاں حضرت احمد کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے بانی ہیں۔ وہ مسیح موعود ہیں جن کی آمد کے عیسائی منتظر تھے۔ وہ مہدی بھی ہیں جن کے لئے مسلمان چشم براہ تھے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو چیز قبلہ حق سے تمہارا مونہہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں ایک بُت ہے

"مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو۔ اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ۔ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھیر جاؤ۔ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ یعنے بتوں کی پلیدی سے بچو۔ اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بُت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا مونہہ پھیرتی ہے۔ وہی تمہاری راہ میں بُت ہے۔"

(ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۸۲۲)

ہم تمام دنیا کی خدمت کو اپنا اولین فرض قرار دیتے ہیں۔ اور ہمارا فرض منصبی یہ ہے۔ کہ ہم امن اور صلح کے ہتھیاروں سے وابستہ ہو کر ایسے اصولوں کی تبلیغ کریں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے اسلام کے ذریعہ قائم کیا ہے۔ تاکہ ہم دنیا میں امن وصلح رواداری اور ہمہ گیر اخوت کو قائم کر سکیں۔"

گو جماعت اپنی تعداد کے لحاظ سے ایک بہت چھوٹی جماعت نظر آتی ہے۔ اسلامی جماعتوں میں ایک چھوٹی جماعت نظر آتی ہے۔ لیکن یہ جماعت اپنے کام کی وسعت اور اسلامی پراپیگنڈا کے لحاظ سے ایک ممتاز اسلامی جماعت ہے۔ جو مذہبی تعلیم کے لحاظ سے اچھی تربیت یافتہ ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کی خاص صلاحیت رکھتی ہے۔ پاکستان کے سابقہ وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں۔ جماعت کا اثر دن بدن بڑھ رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ۱۹۵۰ء تک قائم شدہ مشنوں کی تعداد یہ ہے:۔

ایسٹ افریقہ۔ فلسطین۔ نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ۔ سیرالیون۔ ماریشس۔ لبنان و شام۔ امریکہ۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ۔ سپین۔ سیلون۔ ٹرینیڈاڈ۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ علاوہ ازیں متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو چکے ہیں۔ مثلاً جرمن زبان میں۔ ڈچ زبان میں۔ انگریزی اور سواحیلی زبان میں یہ تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اور علاوہ سپینش۔ پرتگیزی۔ اٹیلین۔ رشین۔ فرنچ۔ ہندی اور گورمکھی زبانوں میں تراجم شائع کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ جماعت کے سینکڑوں اخبارات اور رسالہ جات مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ ایک رسالہ انگریزی زبان میں ایک جرمن زبان میں ایک انگریزی میں۔ امریکہ سے ایک روزنامہ اخبار اردو میں۔ جو مرکز سے شائع ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ وار رسالہ اور تین عام رسالے اور ایک ہفتہ وار اخبار ہندوستان سے شائع ہوتے ہیں۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے دو ادارے کم و بیش ایک ملین روپیہ کے سرمایہ کے ساتھ قائم کئے گئے ہیں۔ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کمپنی غیر ملکی زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی تیاری کا کام کرتی ہے۔

اور دوسری کمپنی الشرکۃ الاسلامیہ اردو اور عربی زبان میں لٹریچر مہیا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اردو میں قرآن کریم تفسیر کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے۔ انگریزی زبان میں بھی تفسیر شائع ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کا مرکز ربوہ پاکستان میں ہے۔ اور جماعت اپنے خلیفہ اور موجودہ امام میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے بیٹے ہیں کے زیر قیادت کام کر رہی ہے۔ مرکز جماعت میں پاکستانی اور ہندوستانی مبلغین کے علاوہ مندرجہ ذیل تعداد میں غیر ملکی طلباء کو اسلام کی اشاعت کے کام کے لئے تعلیم دی گئی۔ اور تبلیغ کے کام کے لئے تیار کیا گیا۔

جرمن ۱۔ امریکن ۲۔ انگریز ۱۔ ترک ۱ شامی ۱۔ لبنانی ۱۔ سوڈانی ۱۔ ایسٹ افریقی ۲۔ سیلونی ۱۔ برمی ۱۔ انڈونیشین ۳ چینی ۳۔ برٹش گی آنا ۱۔ جنوبی عرب ۲۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے یورپ میں قائم شدہ مشنوں کے انچارج ہر سال باری باری ہر مشن میں تبلیغ کے کام کا جائزہ لینے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا کرنے کے ذرائع پر غور کرتے ہیں۔ اس سال کی کانفرنس جو جولائی میں منعقد ہوئی۔ ایک غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ کانفرنس حضرت امام جماعت احمدیہ (جو علاج کے لئے سوئٹزرلینڈ آئے ہوئے تھے) کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ یورپ کے انچارج مبلغین کے علاوہ امریکہ۔ ویسٹ افریقہ اور ویسٹ انڈیز کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ خلیل احمد واشنگٹن سے۔ مولود احمد خاں لنڈن سے۔ مسٹر ناصر احمد زیورک سے۔ غلام احمد بشیر ہیگ سے۔ عبد اللطیف ہیمبرگ سے۔ کرم الٰہی ظفر سپین سے۔ نسیم سیفی لیگوس سے۔ محمد اسحاق ساقی ٹرینیڈاڈ سے۔

دیگر امور کے علاوہ اس میں قرار پایا۔ کہ تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا کی جائے۔ اور ان علاقوں میں جہاں کامیابی کے امکانات روشن ہیں۔ زیادہ زور دیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا۔ کہ ہیمبرگ میں مسجد تعمیر کی جائے۔ مختلف مشنوں کو زونوں میں تقسیم کیا گیا۔ شمالی یورپ کے مشنوں کا جس میں جرمن ہالینڈ۔ ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک شامل ہیں۔ کا ایک زون بنایا گیا۔ جس کا ہیڈ کوارٹر ہیمبرگ (جرمنی) ہوگا۔ جنوبی یورپ جس میں سوئٹزرلینڈ۔ آسٹریلیا۔ اٹلی شامل ہیں۔ کا ایک زون بنایا گیا۔ جس کا ہیڈ کوارٹر زیورک ہوگا۔ فیصلہ ہوا۔ کہ اٹلی اور ناروے میں نئے مشن قائم کئے جائیں۔ یورپ کے تمام مشنوں میں آہستہ آہستہ مساجد تعمیر کی جائیں گی۔ یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ ہیگ میں جماعت کی یورپ کے لئے ایک مرکزی لائبریری قائم کی جائے۔ اور زیورک سے جرمن زبان میں ایک رسالہ نکالا جائے۔ یہ رسالہ شائع ہونا شروع ہو چکا ہے۔

قرآن کریم میں مرتد کی سزا قتل نہیں

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر ارشاد و اصلاح ربوہ)

الفضل یکم جون کے پرچہ میں "قتل مرتد اسلام کا کوئی مسئلہ نہیں" کے عنوان سے نہایت عمدہ مقالہ شائع ہوا ہے۔ اس میں لاہور کے سہ روزہ "ایشیا" کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ کہ "اسلامی قانون میں ارتداد کی سزا موت ہے۔ اسلامی قانون کے تمام ماہرین سلف اس بات پر متفق ہیں۔ اس میں اختلاف صرف وہ لوگ کرتے ہیں۔ جن کو اپنے متعلق یہ اندیشہ ہے۔ کہ ملت محمدیہ ان کو مرتدین میں شمار کرے گی" وغیرہ۔ اور اس نظریہ کو قرآنی دلائل اور معقولی دلائل سے رد کیا گیا ہے۔

حیرت ہے۔ کہ مودودی عنصر کس دیدہ دلیری سے اسلامی مسائل کو بگاڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جب قرآن کریم ہی جو اسلامی مسائل کا اصل ماخذ ہے۔ مرتد کی سزا قتل بیان نہیں کرتا۔ تو ماہرین سلف نے اس پر کیسے اتفاق کر لیا۔ قرآن تو کہتا ہے۔ ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً لم یکن اللّٰہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلاً (نساء ع ۲۰) کہ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے۔ پھر انہوں نے کفر اختیار کیا۔ پھر ایمان لائے اور پھر کفر اختیار کیا۔ پھر کفر میں ترقی کرتے چلے گئے۔ ایسے لوگوں کو خدا بخشے گا نہیں۔ اور نہ ان کو رستہ کی رہنمائی حاصل ہوگی۔

اس آیت سے ثابت ہے۔ کہ ایمان اور کفر کے معاملہ میں انسان کو اختیار دیا گیا ہے۔ اور اگر آنحضرتؐ کے زمانہ میں خود آنجناب یا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے والے کو قتل کی سزا دیتے تھے۔ اور مودودی اصحاب کے خیال کے مطابق یہی ان کی سزا تھی۔ تو پھر ایمان کے بعد کفر اور کفر کے بعد ایمان اور کفر میں زیادتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر قرآن کریم اس سزا کا منکر ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر اسلام اس سزا کو بیان کرتا۔ تو پھر اس کا یہ بیان غلط ہو جاتا۔ کہ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ کہ اے لوگو ہم نے حق بات تمہارے سامنے رکھ دی ہے۔ اب چاہو تو ایمان لا کر فائدہ اٹھاؤ۔ اور چاہو تو انکار کر کے خدا کے عذاب کے مورد ٹھہرو۔ بہرحال اس آیت کا مطلب واضح ہے۔ اور ہر شخص جو قرآن کریم کا لفظی ترجمہ جانتا ہے۔ وہ اس آیت کا ترجمہ پڑھ کر کہہ سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔

پھر آل عمران ع ۸ اس آیت سے شروع ہوتا ہے۔ وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہ لعلھم یرجعون۔ کہ اہل کتاب کا ایک گروہ اپنے لوگوں کو یہ تلقین کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے دین پر دن کے پہلے حصہ میں ایمان لایا کرو۔ اور پچھلے پہر مرتد ہو جایا کرو۔ تمہارے اس عمل کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسلمان بھی اس دین کو چھوڑ دیں گے۔ اور لوٹ آئیں گے۔ یہ آیت بالکل واضح ہے۔ اور اس سے بالکل عیاں ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں مرتد کی سزا قتل نہ تھی۔ ورنہ ایمان اختیار کرنا اور پھر اسے چھوڑ دینا اور مرتد ہونے کو بازیچۂ اطفال نہ بنایا جاتا۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہوتی۔ اور قرآن کریم میں یہ سزا مذکور ہوتی۔ تو اہل کتاب کو اس تلقین کی کبھی جرأت نہ ہوتی۔ مگر اہل کتاب کا یہ قول جو قرآن کریم میں درج کیا گیا ہے۔ بتاتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔

درحقیقت اگر ہم قرآن کریم کی طرف یہ عقیدہ منسوب کریں۔ تو قرآن میں متضاد آیات کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ جب قرآن کہتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ کہ دین میں کسی قسم کا جبر و اکراہ نہیں ہے۔ اور جب قرآن کہتا ہے۔ کہ لکم دینکم ولی دین۔ اور لو شاء لھدٰکم اجمعین۔ کہ دین کا اختیار کرنا اللہ تعالےٰ کی مرضی پر ہے۔ اس میں جبری صورت ناجائز ہے اور جبکہ قرآن کہتا ہے۔ ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلھم جمیعاً افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین۔ کہ اے لوگو اگر خدا تعالےٰ جبر سے کام لیتا۔ تو سب اہل زمین کو ایماندار بنا دیتا۔ اے رسول جب خدا جبر سے کام نہیں لیتا۔ تو کیا تو جبر و اکراہ سے کام لے گا۔ کہ لوگ ایماندار بن جائیں۔ تو ان آیات بینات کی موجودگی میں یہ عقیدہ کس طرح درست ہوگا۔ کہ اسلامی قانون میں ارتداد کی سزا موت ہے۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں علماء کی حالت خراب ہوگی۔ ضلوا فاضلوا کہ وہ خود راستہ سے بھٹکے ہوئے ہوں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

عبدالسلام ہاشمی مرحوم

(از مکرم و محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور)

میرے برادر عزیز مولوی محمد نور الدین صاحب کے بیٹے عبدالسلام نے ۴۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ عزیز مرحوم پیدائشی احمدی تھا۔ ایام جنگ میں ۱۷ سال کی عمر میں بھرتی ہو کر دو سال جبل پور وغیرہ میں بطور فٹر وغیرہ ٹریننگ حاصل کی۔ اور پھر مدت تک برما محاذ جاپان اور جاوا سماٹرا بنڈ ونگ۔ میں اپنے فرائض منصبی کو استقلال۔ جرأت اور ہمت سے ادا کرتا رہا۔ وہ خوفناک سے خوفناک موقع پر ہمت نہ ہارتا اور مطمئن رہتا۔ اس کے ساتھی تعجب کرتے تو وہ انکو بتاتا کہ خدا تعالیٰ کے حافظ و ناصر ہونے پر ایمان ہو۔ اور دعائیں کرتے رہیں۔ تو ہر طرح سے حفاظت ہوتی ہے۔ ملٹری میں اخبارات تو نہیں ہوتے مگر وہ باتوں باتوں میں احمدیت اور اسلام کے فضائل پیش کرتا رہتا۔ مختلف اشتہار پمفلٹ رسالے کتب جمع کرتا رہتا۔ تعلیم کچھ زیادہ نہ تھی۔ مگر جوش تبلیغ کی وجہ سے دو تین مضامین الفضل کے لئے بھی لکھے۔ جو چھپ گئے۔ جاوا سے ریٹائر ہو کر گھر آیا تو اس کی شادی کھرڑ (انبالہ) میں ایک احمدی مخلص خاندان میں ہوئی۔

سید گلزار احمد صاحب خاندانی طبیب تھے۔ اور پھر جناب حکیم احمد دین صاحب مرحوم موجد طب جدید سے دیر تک استفادہ کر کے زیادہ تجربہ کار ہو گئے۔ انہوں نے کھاریاں میں مطب کھولا۔ جو اچھا چل پڑا۔ لیکن جلدی سید گلزار احمد صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے بعد عبدالسلام نے انکا کام سنبھالا۔ مگر اہل و عیال کے افراد زیادہ اور آمد کم اسلئے مجبور ہو کر کراچی ملیر میں ملازمت کر لی جون ۱۹۵۵ء میں آب و ہوا کی ناموافقت سے نقرس اور آنتوں کی خرابی میں مبتلا ہو گیا۔ چھ ماہ ہسپتال میں پڑا رہا آخر اسے اس کا والد اسے مع اہل و عیال لے آیا۔ لاہور جہلم، گجرات وغیرہ ہسپتالوں میں زیر علاج رہا کچھ افاقہ نہ ہوا۔ آمد کی کوئی صورت نہ تھی۔ ہزار پندرہ سو کا قرضہ ہو گیا۔ آخر گردوں نے کام کرنا بند کر دیا۔ پیشاب میں پانی پڑ گیا۔ اور ۲۰/۲۱ مئی ۱۹۵۷ء کی درمیانی شب کو کھاریاں ضلع گجرات میں جان دے دی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب فکر اس کے تین بچوں کا ہے۔ جو اپنی بیوہ ماں کی حفاظت میں پرورش پا سکتے ہیں عبدالسلام کے ورثہ میں تو کوئی جائیداد نہیں۔ بلکہ اس پر اور اسکے والد پر اسی کی بیماری کی وجہ سے ہزار پندرہ سو قرض ہے۔ میرے خیال میں ہر جماعت میں ایامیٰ و یتامیٰ کے لئے فنڈ چاہیئے۔ جس سے یہ فریضہ ادا ہو سکے۔ زمیندار دوں کے لئے تو آسان ہے کہ ہر فصل پر حسب معمول یتیموں کے لئے کچھ جمع کر دیں۔ کم از کم ان کی خوراک پوشاک کا تو کچھ انتظام ہو سکتا ہے جماعت کھاریاں نے تجہیز و تکفین میں مالی جانی مدد دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

گو یکی میکی سو کی جماعت ہے۔ اور یہ سب عبدالسلام کے دادا حضرت مولانا امام الدین صاحب کی تبلیغ اور علم و زہد اتقا کے اثر سے احمدیت کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ والد ماجد بعد از نماز فجر بڑے التزام کے ساتھ ان کو قرآن مجید ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سنایا کرتے۔ چنانچہ تین چار بار ختم کیا۔ پھر صحیح البخاری تمام ولاع کو دو بار مع ترجمہ و تشریح سنائی۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود کی کتب۔ اور سلسلہ کے لٹریچر و اخبارات سے آگاہ کرتے رہے۔ اور واسی عبدالسلام کے نانا پیرزادہ مولوی محمد رمضان صاحب امام مسجد و معلم دینیات تھے۔ جن کا نام حقیقۃ الوحی میں ایک نشان کے گواہ کے طور پر چھپا ہوا موجود ہے۔ پرانے طریق کے مطابق گھر میں میری پھوپھی صاحبہ سے لڑکیاں قرآن مجید اور فقہ کے مسائل کی کتب پڑھتی تھیں۔ اور میرے ماموں محمد رمضان صاحب سے لڑکے پڑھتے اور روزمرہ کو عام مسائل نماز کے الفاظ یاد کرتے۔ افسوس ہے کہ اب وہ طریق نہیں رہا۔ جس سے لڑکے لڑکیاں نماز کے الفاظ ایمان مجمل مفصل اور کلمات توحید اور فقہ کے مسائل ضروریہ سے ناواقف ہو گئے ہیں۔ اور جائز ناجائز میں تمیز نہیں کر سکتے۔ سکولوں میں تو ایسے مضامین یعنی دینیات کے متعلق فرصت ہی نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ ناخواندہ بڑی عمر کے کسان اور ان کے بچے شبانہ مکتب میں سبق لے کر خوب علم رکھتے تھے۔ اور ابھی کئی زندہ موجود ہیں جو میرے قول کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

غرض ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے مطابق جماعت گو یکی کے فرائض میں سے ہے کہ وہ اپنے معلم اور محسن مربی اصحاب کی اولاد یتامیٰ ایامیٰ کی امداد کریں کے عند اللہ ماجور ہوں ورنہ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور خود ان کا مربی ہو گا۔

ـــــــــــــــــــــ

ترجون من اللہ ما لا یرجون

(مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب بورنیو)

۱۹۳۴ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین نے جماعت مومنین میں یہ تحریک جاری فرمائی کہ کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔ اور صرف ایک کھانا کھایا جائے یہ گویا رضاکارانہ قسم کی راشن بندی تھی ...... اس کے چند سال بعد ہی کئی گڑھ میں بھی شدید قسم کی راشن بندی جاری ہوئی۔ مگر وہ جبر کے طور پر تھی۔ اس میں کوئی لذت یا سرور قلبی کا احساس نہیں تھا۔ لندن میں اب تک بھی اس راشن بندی کا سلسلہ پورے طور پر ختم نہیں ہوا۔

اب کے یورپ سے واپسی پر سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہم اللہ نے وقف کی تحریک پورے زور سے جاری فرمائی ...... تو اب دیکھئے کہ ملایا میں عیسائی کلیسیا کی طرف سے بھی یہی تحریک جاری ہوئی ہے۔ چنانچہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء کے سنگاپور کے سٹریٹس ٹائمز میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے:۔

بعنوان "LET SONS FOR CHURCH"

"پینینگ کے بشپ مانسیو فرانس چاؤ نے کیتھولک لوگوں سے یہ اپیل کی ہے کہ والدین کو چاہیئے کہ فیاضانہ طریق سے اپنے بیٹوں کو گرجا کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ ہمیں ملایا میں مزید پادریوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس وقت اس ملک میں جو پادری کام کر رہے ہیں۔ وہ بوڑھے ہو رہے ہیں اس خلاء کو پورا کرنے کے لئے نئی پود کی ضرورت ہے۔ یہ ایک قابل افسوس حادثہ ہوگا۔ اگر پادریوں کی وجہ سے گرجا کا کام بند کرنا پڑے۔ اس وقت پینینگ۔ سنگاپور۔ اور روم میں ۱۵ نوجوان پادری کے کام کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ ملایا میں سیاسی تغیرات کے پیش نظر ضرورت ہے کہ گرجا بھی ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رہے۔"

اسی طرح سے بدھ مذہب میں وقف کی تحریک (کامیاب تحریک) جاری ہے۔ چنانچہ ۲۴ مئی کے روز رنگون میں کوئی ایک لاکھ بدھوں کے مجمع میں جو تقریب منائی گئی اس میں ۲۲۵۰۰ کی تعداد میں نوجوان لڑکے بدھ مذہب کے راہب بنے (Monks)

سو ظاہر ہے کہ وقف کی تحریک جماعت احمدیہ ہی کی خصوصیت نہیں ہے۔ بلکہ عیسائیت اور بدھ مذہب میں بھی یہ تحریک جاری ہے خدا کرے کہ ہم سچے طور پر پورے اخلاص کے ساتھ دین محمدی کی خدمت کے لئے وقف ہو جائیں۔ اور وقف پر ہی ہمارا انجام ہو اللہم آمین اب تو ضرورت ہے کہ احمدی واقفین سے ہی یہ دنیا بھر جائے

ضروری گذارش

احباب اخبار الفضل کا چندہ بھجواتے وقت یا خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں بغیر اس کے تعمیل کرنے میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ اور غلطی کا بھی احتمال رہتا ہے (مینیجر)

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت احمدیہ کی منظوری دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ یہ منظوری ماہ اپریل ۵۹ء تک ہوگی۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

	نام	عہدہ	جماعت
۱	مولوی عبدالحق صاحب نور	پریذیڈنٹ	کرنڈی ضلع خیرپور سندھ
۲	چوہدری حبیب اللہ صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
۳	مولوی عبدالستار صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	〃 〃
۴	محمد یوسف صاحب	سیکرٹری تعلیم	〃 〃
۱	چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار	پریذیڈنٹ	چک نواں لاہور براستہ پکا انا ضلع لائلپور
۲	چوہدری نذیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
۳	مولوی محمد صادق صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح و تعلیم	〃 〃
۱	چوہدری محمد خان صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال و امور عامہ	جمیس آباد ضلع عمر کوٹ تھرپارکر سندھ
۲	چوہدری منظور احمد صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح و تعلیم	〃 〃
۳	چوہدری عبدالقادر صاحب	سیکرٹری امور عامہ	〃 〃
۴	شیخ محمد نعمان صاحب	آڈیٹر	〃 〃
۱	چوہدری محمد حسین صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ سلیم عید ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ
۲	محمد اکبر صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
۳	چوہدری محمد حسین صاحب	〃 ارشاد و اصلاح	〃 〃
۱	ملک منیر احمد صاحب نثار	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ بدین ضلع حیدرآباد سندھ
۲	مولوی مہر داد صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	〃 〃
۳	ملک عبدالرحمن صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
۴	ملک بشیر احمد صاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
۵	ملک جمال الدین صاحب	〃 تعلیم	〃 〃
۶	غلام محمد صاحب	〃 ضیافت	〃 〃
۱	منشی محمد عبداللہ صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ کوٹ عبداللہ نمبر ۱ میرپور ضلع تھرپارکر
۲	محمد علی صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
۳	منشی محمد علی صاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
۴	عبدالعزیز صاحب	〃 ارشاد و اصلاح	〃 〃
۵	محمد صدیق صاحب	〃 تعلیم	〃 〃
۶	میاں عزیز الدین صاحب	امام الصلوٰۃ	〃 〃
۱	حاجی اللہ دتہ صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال	جماعت احمدیہ لاہور محلہ حاجی پورہ
۲	میاں فضل الٰہی صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	〃 〃
۱	چوہدری محمد صادق صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ چک ۲۰ ج ب ڈاکخانہ چک ۲۰۳ ج ب ضلع لائلپور
۱	چوہدری عبدالعزیز صاحب	سیکرٹری مال و ضیافت	〃 〃
۱	پیر بخش احمد صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح و تعلیم	جماعت احمدیہ کیمبل پور
۲	ملک قادر خان صاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
۳	عبدالرحمن صاحب	〃 تعلیم و امداد مال	〃 〃
۴	مرزا عبدالرؤف صاحب	سیکرٹری ضیافت	〃 〃
۵	عبدالمنان صاحب ناہید	آڈیٹر	〃 〃
۱	مرزا سردار محمد صاحب	سیکرٹری مال	جماعت احمدیہ [illegible]
۲	شیخ مظفر حسین صاحب	ارشاد و اصلاح و امور عامہ	〃
۳	اللہ بخش صاحب	سیکرٹری [illegible]	〃

وعدہ خلافی کے خطرہ سے بچ جائیں

فرمایا "یاد رکھو! قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے"

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو دفتر اول کے بائیسویں (۲۲) سال کا وعدہ کرنے والے ہیں یا وہ جو دفتر دوم کے بارھویں (۱۲) سال کا عہد اپنے امام کے حضور بہ انشراح صدر پیش کرنے والے ہیں ان کو واضح طور پر معلوم ہے کہ تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی میں السّابقون میں آنے کا آخری وقت **۳۱ جولائی** ہے۔

وکیل المال تحریک جدید کا دفتر آپ کو آپ کے وعدے اور وصولی کی اطلاع دیکر آپ سے درخواست کرتا ہے کہ آپ وعدہ خلافی کے خطرہ سے بچ جائیں۔ اس طرح کہ ۳۱ جولائی سے پہلے پہلے خواہ قسط وار خواہ یکمشت اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرلیں تا آپ کے اس اقدام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوں۔ اور خوش ہوکر اپنے خدام کے لئے دعا فرمائیں۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) ہمارا گاؤں دریا جہلم کے کنارہ پر واقعہ ہے۔ گاؤں کا بہت سا حصہ دریا برد ہوگیا اور تھوڑا باقی ہے۔ بندہ کے جو شہر میں مکان تھے دریا برد ہو گئے ہیں۔ اب جو شہر کے باہر تعمیر کئے تھے وہ بھی بالکل دریا کے کنارے کے نزدیک ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ محمد عبداللہ خان فوجی ملازم ججوکہ

(۲) میرے بھائی بشیر احمد صاحب ساکنہ بیداد پور ورکاں قتل کے کیس میں ماخوذ ہیں۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ظفر اللہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

(۳) میری ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہے۔ اور میری والدہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب (قلات) دو ماہ سے بیمار ہیں اب کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالحمید خان ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کوئٹہ

(۴) میری مالی حالت کمزور ہے۔ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مالی حالت کو درست کر دے آمین۔ سید تنویر احمد منور تاندلیانوالہ

(۵) میرے بڑے بھائی اعجاز احمد صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔
فضیلت بیگم بنت چوہدری سلطان علی چندھڑ گگھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

(۶) میں انیس (۱۹) روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہوں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین محمد احمد ٹیچر جہلم معتمد خدام الاحمدیہ جہلم

(۷) میرے والد محمد عثمان صاحب حیدرآباد دکن ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ درمیان میں چند روز آرام رہا۔ لیکن اب پھر صحت اچانک خراب ہوگئی ہے۔ جملہ احباب کرام والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمود احمد سعید واقف زندگی دفتر وکیل التبشیر ربوہ

(۸) چوہدری محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ جمیس آباد سندھ ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے آمین
چوہدری منظور احمد جمیس آباد سندھ

(۹) بندہ اپنے مقدمہ کی وجہ سے دعاؤں کا خاص محتاج ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے لطیف احمد محلہ فیض آباد منٹگمری

(۱۰) ہمارے ایک بزرگ کا مقدمہ عدالت میں ہے۔ دو عدالتوں میں مقدمہ خارج ہوگیا ہے۔ اور ان کے خلاف فیصلہ ہوا ہے۔ اور اب پھر اپیل کی گئی ہے احباب دعا فرمائیں
حمید احمد باجوہ چک ۲۷۰ ضلع لائلپور

(۱۱) میری پھوپھی فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری نبی دین ٹھیکیدار لائلپور عرصہ سے بیمار ہیں معزز بھائی بہنیں شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ امۃ الحی بنت چوہدری خیر الدین مرحوم کوٹھی حاجی غلام حید[illegible] دارالنصر ربوہ

تپ دق کا تیر بہدف علاج

یہ خبر نہایت حیرت اور مسرت سے سنی جائے گی کہ وہ کیمیائی مرکب جو اہل المان جرمنی نے گزشتہ جنگ کے دوران میں اپنے تباہ کن راکٹوں میں استعمال کیا تھا اور وہ نہایت سرعت رفتار سے فضا میں اڑ کر لنڈن کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتا تھا۔ امریکہ کے سائنس دانوں کے ہاتھوں میں ایک ایسا مفید حربہ ثابت ہوا ہے کہ اب وہ اس راکٹ کے کیمیائی مرکب سے دو سے زائد مرکبات تیار کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان میں ایک مرکب فائزر کی ایجاد کردہ دوا سٹرپٹو ہائڈرازڈ بھی ہے۔ جو تپ دق کے لئے تیر بہدف علاج ثابت ہوئی ہے۔ کسے معلوم تھا کہ وہ چیز جسے جرمنی کے سائنسدانوں نے انسانی زندگی کو ایک وسیع پیمانہ پر تباہ اور برباد کرنے کے لئے بنایا تھا اور جو کہ استعمال سے لنڈن کو سب سے زیادہ تباہی اور بربادی ہوئی تھی۔ وہ ایک روز انسان کے لئے رحمت اور بچاؤ کا سامان پیدا کرے گی۔ اور انسان کی سالہا سال کی انتھک کوشش جو تپ دق جیسے موذی مرض کے ازالہ کے لئے کی جا رہی تھی بار آور ہوگی۔ لیکن ایسے حیرت انگیز طریقے سے بار آور ہوگی جس کا کسی کو وہم و گمان تک نہ ہوگا۔

پیچھو ندی سے پنسلین ایجاد کرنا علی سٹرپٹو مائی سین ایسی معجزنما ادویات کا تیار ہونا اور ہلاکت آفرین آلات سے تپ دق کے سے موذی مرض کے ازالہ کے لئے ایک اکسیر حاصل کرنے میں انسان کی ترقی کی بہترین مثالیں ہیں۔

فائزر کمپنی کا یہ کہنا ہے کہ سٹرپٹو ہائڈرازڈ ہائڈرازن سے تیار کی گئی ہے۔ یہ نائٹرک ایسڈ کی آمیزش سے راکٹ کو چلانے کے لئے اس قدر طاقت پیدا کرتی ہے۔ جو ٹی۔ این۔ ٹی کی طاقت سے تین گنا ہوتی ہے۔ ہائڈرازن کے مرکبات آئینہ سازی میں اور ربڑ اور گھاس کی روئیدگی میں کام آتے ہیں۔ لیکن اس کا بہترین استعمال سٹرپٹو ہائڈرازڈ جیسی اکسیر کی تیاری میں ہے۔ جو سٹرپٹو مائی سین اور آئسو نائٹرڈ کے ملانے سے بنتی ہے۔ یہ حیرت انگیز دوا امریکہ کے ہسپتالوں میں تپ دق کے مریضوں پر بکثرت استعمال ہو رہی ہے اور اس کے استعمال سے تپ دق کے اموات میں بہت کمی واقعہ ہوگئی ہے۔

پاکستان میں تپ دق کے مرض میں آئے دن معتدبہ اضافہ ہو رہا ہے اور گورنمنٹ کی توجہ اس کی روک تھام کے لئے اخبارات کے ذریعہ دلائی جا رہی ہے لہذا اس سلسلہ میں یہ خبر تپ دق کے مریضوں کے لئے بہت خوش کن ثابت ہوگی کہ فائزر کمپنی نے پاکستان میں اپنی ایک شاخ کھول دی ہے۔ جہاں ٹرکٹس اور سٹرپٹو ہائڈرازڈ جیسی نہایت مفید اور اکسیر ادویات کا کافی مقدار میں دستیاب ہونے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

تپ دق کے خلاف قومی مہم کا ہفتہ

کراچی ۵ جون۔ صدر سکندر مرزا نے کل یہاں تپ دق کے خلاف ایک قومی مہم کے ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ تپ دق محض صحت عامہ کا مسئلہ نہیں بلکہ بہت بڑی سماجی مصیبت ہے اسے عوام کا معیار زندگی بلند کر کے دور کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ تپ دق زیادہ تر ناقص غذا گندگی اور تنگ مکانوں سے پیدا ہوتی ہے اس کی روک تھام نہایت ضروری ہے۔

صدر نے مخیر افراد اور سماجی بہبود کا کام کرنے والی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ تپ دق کا قلع قمع کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائیں۔

یہ مہم کراچی کے تپ دق کے مریضوں کی ویلفیئر ایسوسی ایشن نے شروع کی ہے۔ اس کے تحت ایک ہفتہ کے اندر دس لاکھ روپیہ جمع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں عمر بخش صاحب موصی عمر نوے سال۔ تقریباً پندرہ یوم بیمار رہ کر اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ نہایت نیک اور تہجد گزار تھے۔ باوجود بینائی جاتی رہنے کے مرکز میں جانے رہنے کی خواہش اور تڑپ رکھتے تھے۔ اس سال جلسہ سالانہ پر بوجہ بیماری نہ جا سکے۔ چونکہ ہمارا ایک ہی گھر یہاں احمدیوں کا ہے اس لئے جنازہ میں زیادہ آدمی شامل نہ ہو سکے۔ التجا ہے کہ دوست اور بزرگان سلسلہ مرحوم کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل اور نیک نمونہ کی تقلید کی توفیق دے۔ فتح محمد ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر
نمبر ۹۶ منڈی منڈی منٹگمری

۱۹۵۲ء کے بھارتی نقشہ میں چترال کو پاکستان کا حصہ دکھایا گیا ہے

چترال کے متعلق نہرو کا دعویٰ پاکستان کو دبانے کی ایک کوشش ہے (سپیکٹیٹر)

لندن ۷ جون۔ برطانیہ کے کثیر الاشاعت ہفت روزہ "سپیکٹیٹر" نے چترال کے متعلق پنڈت نہرو کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے عجیب و غریب قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ چترال کبھی بھی کشمیر کا حصہ نہیں رہا۔

سپیکٹیٹر نے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو کا بیان پاکستان کو یقین دلانے کی کوشش ہے کہ اگر پاکستان حد متارکہ کی بنیاد پر کشمیر کی تقسیم کے متعلق بھارت کی تجویز کا مسلسل ٹھکراتا رہا۔ تو پاکستان کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا بھارت اپنے اس دعویٰ کو جائز ثابت کرنے کے سلسلہ میں پیش کرتا ہے کہ نہ صرف کشمیر بلکہ اس کے زیر فرمان علاقے بھی بھارت کا حصہ ہیں۔ یہ بات بڑی عجیب و غریب ہے کہ چترال کو کشمیر کے زیر فرمان قرار دیا گیا ہے اخبار نے لکھا ہے کہ ۱۸۷۸ء میں برطانیہ کے ایما پر کشمیر اور چترال کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔ لیکن چترال کبھی بھی کشمیر کی زیر فرمان نہیں رہا۔ اس معاہدے کی رو سے چترال نے اسے دوستانہ اور دفاعی تعلقات تھے جو برطانیہ کی راہبری تسلیم کی تھی نہ کہ کشمیر کی اور پھر ۱۸۹۵ء میں حکومت چترال کے مشہور محاصرہ کے بعد چترال کے براہ راست برطانوی راج سے تعلقات قائم ہو گئے۔ اور کشمیر کا چترال سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء میں دیر اور سوات کی ریاستوں کی طرح چترال نے بھی پاکستان سے الحاق کر لیا کیونکہ اسباب کا اسے حق دیا گیا تھا۔ گلگت اور بلتستان کے متعلق سپیکٹیٹر نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پنڈت نہرو کے دعوے چترال کے مقابلے میں بہتر ہیں۔ یہ دونوں ریاستیں اب پاکستان میں شامل ہو چکی ہیں۔ حقیقت میں یہ ریاستیں براہ راست کشمیر کے زیر فرمان رہی ہیں۔ لیکن شاید یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کیونکہ جب مہاراجہ ہری سنگھ نے کشمیر کا ہندوستان سے الحاق کر دیا۔ تو ان ریاستوں نے ان کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور وہاں اس کے باشندے اپنی آزادی کے لئے لڑتے رہے ان ریاستوں نے آزاد ہو جانے کے بعد پاکستان سے الحاق کر لیا۔

"چترال ہمارا ہے اسکے متعلق کسی شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں" (حمید الحق)

افغانستان نے ذوہب ملیشیا پر حملہ کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا

کوئٹہ ۸ر جون ۔ وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری نے یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا۔ کہ چترال کے متعلق افغانستان کے دعوے کے خلاف احتجاج کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ چترال ہمارا ہے اور اس کے متعلق کسی شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

وزیر خارجہ نے بتایا کہ صدر سکندر مرزا افغان حکومت کی دعوت پر نہیں۔ بلکہ شاہ افغان کی دعوت پر کابل جا رہے ہیں یہ ان کا دوستانہ دورہ ہے اور اسے کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہیں

ایک اخباری نمائندہ نے وزیر خارجہ سے دریافت کیا کہ گذشتہ تین سال سے ماسکو میں سفیر کیوں مقرر نہیں کیا گیا؟ اس پر مسٹر حمید الحق چوہدری نے کہا۔ ماسکو میں پاکستانی سفیر کا تقرر آئندہ تین ہفتے میں کر دیا جائیگا میں ان باتوں کا ذمہ دار نہیں۔ جو مجھ سے پیشتر ہوئی ہیں"

سلامتی کونسل اور کشمیر

وزیر خارجہ نے اس یقین کا بھی اظہار کیا کہ سلامتی کونسل کشمیر کے مسئلہ پر غور کرے گی ہم آپ نے کہا" لیکن یہ غور کب کیا جائے گا۔ اس کا انحصار ان امور پر ہے۔ جو مہر درست سلامتی کونسل میں زیر غور ہیں"

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق وزیر خارجہ نے انکشاف کیا کہ افغان حکومت نے اس بات کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ افغانوں کے کسی گروہ نے فورٹ سنڈیمن کے قریب ذوہب ملیشیا کے ایک گشتی دستہ پر حملہ کیا تھا"

ڈھاکہ میں صدر کی اقامت گاہ

ڈھاکہ ۸ر جون ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ابو حسین سرکار نے انکشاف کیا ہے کہ صوبائی حکومت نے صدر کی اقامت گاہ کی تعمیر کے لئے شاہ باغ ہوٹل کے ایک قطعہ زمین الاٹ کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر اور وزیر اعظم جب بھی مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے۔ تو صدر کی اقامت گاہ ان کے استعمال میں آئے گی۔

روس کی خاص فضائی سروس

لندن ۸ر جون ماسکو ریڈیو کی اطلاع کے مطابق روس نے ایک ایسی فضائی سروس شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے جیٹ طیارے ماسکو سے دنیا کے کسی دار الحکومت تک بغیر رکے پرواز کر سکیں گے۔

یہ طیارے ۶۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کریں گے۔ ایک طیارہ میں ۱۸۰ مسافروں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔

مارشل ٹیٹو کے دورۂ واشنگٹن کے امکانات

ماسکو ۸ر جون۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے کل یہاں کہا کہ اگر یوگوسلاویہ اور امریکہ کے درمیان تعلقات کے سلسلہ میں بات چیت کے لئے انہیں واشنگٹن آنے کی دعوت دی گئی تو وہ اسے قبول کریں گے۔ کریملن کی ایک تقریب میں مغربی اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران مارشل ٹیٹو نے خیال ظاہر کیا کہ ان کے حالیہ دورہ روس سے امریکہ اور یوگوسلاویہ کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

حسن کارکردگی کا علم انعامی

مورخہ ۷ر جون کو مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس قائد مقامی مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ اس میں قیادت ربوہ کے تحت منعقد ہونے والے ٹورنامنٹ کے انعامات بھی تقسیم ہوئے تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ماہ مئی میں حلقہ دار الصدر شرقی کا کام مجموعی لحاظ سے سب سے اچھا قرار دیا گیا۔ اس محلہ کی اعانت حسن کارکردگی کے علم انعامی کی مستحق قرار پائی ہے

ہم چنانچہ تقسیم انعامات کے وقت یہ علم حلقہ کی طرف سے زعیم حلقہ قاضی عزیز احمد صاحب نے وصول کیا۔

وزیر اعظم کی صحت بحال ہو رہی ہے

کوئٹہ ۸ر جون۔ صدر پاکستان کے ذاتی ڈاکٹر کرنل ایم سرور جو آجکل وزیر اعظم محمد علی کی دیکھ بھال کر رہے ہیں نے آج یہاں بتایا ہے۔ کہ وزیر اعظم کی صحت اب بحال ہو رہی ہے اور ان کی صحت کے متعلق فکر و تردد کی چنداں ضرورت نہیں۔ کرنل سرور نے بتایا کہ وزیر اعظم کو دراصل آئین کی منظوری کے کچھ عرصہ بعد آرام کی سخت ضرورت تھی۔ لیکن وہ دوسرے اہم امور کے پیش نظر ایسا نہ کر سکے۔

وزیر اعظم کل شام کوئٹہ کے مضافات میں ایک سرسبز و شاداب مقام پر اپنی کار سے باہر نکل آئے اور کافی دیر تک درختوں کے درمیان قطاروں میں چہل قدمی کرتے رہے۔

حادثہ "بدورا" میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد دو سو سے کہیں زیادہ ہے

بدنصیب سٹیمر کو طوفان کے تھپیڑوں نے اچانک آ لیا تھا

ڈھاکہ ۸ر جون جائنٹ سٹیمر کمپنیز نے اس امر کی توثیق کر دی ہے کہ بدنصیب "بدورا" کے حادثہ میں دو سو افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور صرف دو اشخاص زندہ بچے ہیں۔

جائنٹ سٹیمر کمپنیز کی طرف سے کل رات ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ جہاز کے دو اور افراد جن میں جہاز کے کپتان بھی شامل ہیں کے زندہ بچنے کی خبر کی توثیق نہیں ہو سکی۔ اس سے پہلے یہ اطلاع آئی تھی کہ جہاز کا کپتان اور ایک اور مسافر جزیرہ سندویپ کے ساحل پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اگر اس واقعہ کی توثیق ہو جائے تو اس حادثہ میں ہلاک شدگان کی تعداد ۱۹۸ ہو گی۔

غیر سرکاری اندازہ کے مطابق سٹیمر میں سفر کرنے والوں کی تعداد اس تعداد سے زیادہ تھی۔ جو کہ جائنٹ سٹیمر کمپنیز کی طرف سے بتائی گئی ہے۔ اس حادثہ میں زندہ بچے رہنے والے ایک شخص نے بھی یہ کہا ہے کہ سٹیمر کے مسافروں کی اصل تعداد دو سو سے کہیں زیادہ تھی۔

اگر غیر سرکاری اندازوں اور زندہ بچے رہنے والے ایک مسافر کے بیان کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو "بدورا" کے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو سو سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے

اس حادثہ میں زندہ بچے رہنے والوں کے بیان کے مطابق یہ حادثہ سٹیمر کی چٹاگانگ سے روانگی سے قریباً ۵ گھنٹہ بعد دس اور گیارہ بجے دوپہر کے درمیان پیش آیا تھا۔ سٹیمر کو ایک زبردست گرد باد نے اچانک آ لیا تھا اس لئے وائرلیس کے ذریعہ سٹیمر سے امداد طلب نہ کی جا سکی۔ اور طوفان باد کے تھپیڑوں نے آناً فاناً سٹیمر کو غرق کر دیا۔ مطلع پر سیاہ اور گھنے بادل بھی چھائے ہوئے تھے۔

ریاض ۸ر جون سعودی عرب نے برطانیہ پر پھر الزام عائد کیا ہے کہ عدن کے برطانوی دستوں نے عدن جانے والے بعض عرب قبائلیوں پر حملہ کیا ہے

ولادت

مکرم عبدالرحیم صاحب پراچہ چیف چیکر یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین

اس سے قبل مکرم پراچہ صاحب کے دو بچے چھوٹی عمر میں وفات پا گئے ہیں اس لئے بھی احباب کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

سمندر میں طوفانی حالت

کراچی ۸ر جون ۔ کراچی کے نواح میں سمندر قدرے ۔۔ طوفانی ہے اور ساحل سے کافی دور تک مچھلی کا شکار قریباً ختم ہو گیا ہے ۔ مون سون کے آغاز کے وقت بھی اسی قسم کی موسمی کیفیات ہوتی ہیں۔